احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 184 | ہفتہ-21 ربیع الاول-1416ھ' 19 ظہور 1374ہش' 19-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو ہردم اپنی ہستی پر غور کرنا چاہئے

انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ (عبادتیں) باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل (عبادت گذاروں) کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100)

جھوٹ سے بچیں اور اولاد کو بھی سچائی پر گامزن کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں' دعا کریں اور جھوٹ کی لعنت سے خود بھی بچیں اور اگر ایسی قوموں میں آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں جیسا کہ افریقہ ہے' پاکستان ہے' ہندوستان ہے' بنگلہ دیش ہے اور دوسری قومیں ہیں جہاں بد قسمتی سے ان کی غربت کفر میں تبدیل ہوئی ہے اور غربت نے سب سے بڑی لعنت جھوٹ کی پیدا کی ہے اور غربت جھوٹ کی لعنت اسی وقت پیدا کیا کرتی ہے جبکہ اخلاقی قدریں کمزور ہو چکی ہوں اور حرص غالب آ چکی ہو۔ تو یہ ساری بیماریاں ہیں جنہوں نے مل جل کر ہمارے تیسری دنیا کے ملکوں کا امن اجاڑ دیا ہے۔ کچھ بھی وہاں باقی نہیں رہا۔ کوئی مستقبل کی امید بھی دکھائی نہیں دیتی۔

ایک حکومت کے بعد دوسری حکومت آتی ہے' وعدے کرتی ہے اور کوشش بھی کرتی ہے کہ کچھ بنے لیکن خود بھی انہی بیماریوں کی پروردہ حکومتیں ہیں جو بیماریاں سارے ملک میں ایک عذاب کی صورت میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پس اس کے لئے جھوٹ کے خلاف جہاد ایک بہت بڑا اور بنیادی جہاد ہے۔ کل عالم میں جماعت احمدیہ کو اور ان کو جو داعی الی اللہ بننے کے دعویدار ہیں خصوصیت سے جھوٹ کے خلاف پہلے اپنے نفس میں جہاد کرنا ہے۔ یہ رمضان ختم نہ ہو جب تک ان کا جھوٹ ختم نہ ہو چکا ہو اور کلیتہً جھوٹ سے چھٹکارا پا کر ایک نئی زندگی میں داخل نہ ہو جائیں۔ یہ ہر نصیحت کی جان ہے ہر نصیحت کی ماں ہے اس لئے میں نے (-) نصائح میں سے یہ ایک نصیحت سب سے اوپر رکھی ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس میں آپ کی فلاح کی ہر کنجی موجود ہے۔

اس لئے دعائیں کریں اور جھوٹ سے خود بھی نجات حاصل کریں اور اپنی اولاد کو بھی سچائی پر گامزن کریں اور جھوٹ سے نجات حاصل کرنا ایک وقت کے فیصلے کی بات نہیں ہے باشعور طور پر آپ کو اپنے ہر فیصلے کی نگرانی کرنی ہوگی۔ ہر عذر جو آپ پیش کرتے ہیں اس کی نگرانی کرنی ہوگی۔ ہر بات جو آپ کسی دوست یا تعلق والے کو اپنے خطوط میں لکھتے ہیں اس کی بھی نگرانی کرنی ہوگی۔ بسا اوقات مبالغے کی باتیں ہوتی ہیں۔ محبت کے اظہار ہیں جی ہم تو حاضر ہیں ہم تو غلام ہیں لیکن سب جھوٹی باتیں ہیں۔ وہ غلامیاں نفس کی غلامیاں ہوتی ہیں کسی اور کی نہیں ہوتیں۔ تو ہمارے تعلقات کے دائرے میں ایسے جھوٹ بھی ہیں جو مخفی ہیں ہماری اپنی نظر سے غائب رہتے ہیں۔ ہم عذر جو روزانہ بناتے ہیں کئی بار کہ یہ بات ہو گئی تھی اس لئے میں نے یوں کہہ دیا تو بات کہی اس کے بعد اس کی توجیہات شروع کر

باقی صفحہ 7 پر

شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سرگودھا نے مورخہ 12- مئی 95ء بعد جمعہ بیت الاحمدیہ نیو سول لائن سرگودھا میں مکرم عبد الحی خان صاحب قدوس مقیم جرمنی ابن مکرم رانا عبد الغفار خان صاحب سیکرٹری مال سرگودھا شہر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امتہ الحی فرحانہ صاحبہ بنت مکرم رانا بشارت الرحمان خان صاحب (وفات یافتہ) باب الابواب ربوہ بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے فرمایا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم حنیف احمد حامد صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب مقیم بیلجیم کا نکاح ہمراہ عزیزہ آنیلہ صاحبہ بنت مکرم سکندر علی خاں صاحب آف لاہور سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مربی بلاد عربیہ و مغربی افریقہ نے 4- اگست 95ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ لڑکی کے والد چونکہ بیرون ملک تھے اس لئے ان کی طرف سے وکیل مکرم محمد الیاس خاں صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور تھے۔ اور لڑکے کیطرف سے ان کے بھائی محمد یونس خالد مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور وکیل تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ظفر نمائندہ الفضل برائے ربوہ بیماری کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

1- اپنے خاندان کے بزرگوں' مربیوں' واقفین زندگی اور جماعتی عہدیداروں کے متعلق لکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جماعتی رابطے اور تعلق خاطر کے لئے "میرا خاندان" مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ احباب جماعت ان سب کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔

2- اپنے علم کو "الفضل" کے ذریعہ وسیع حلقہ تک پہنچائیے۔ اور اس طرح جماعت کی علمی ترقی میں حصہ دار بنئے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19- ظہور 1374 ہش　　　19 - اگست 1995ء

قربانی کا ماحول

اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹی سے چھوٹی قربانی بھی جو خلوصِ دل کے ساتھ کی جائے اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ اپنی استطاعت سے کم نہ ہو پذیرائی حاصل کر لیتی ہے۔ لیکن قربانی کرنے والا کوئی شخص اس بات پر خوش نہیں ہوتا کہ چھوٹی سی قربانی کرے۔ اگر اس کے دل میں اخلاص ہے تو وہ یہی چاہے گا کہ جتنی قربانی کر رہا ہے اس سے زیادہ کی اسے استطاعت ملے وہ ان لوگوں کی طرف دیکھتا ہے جو بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ اور اپنے دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ اگر میرے حالات بھی ایسے ہوں کہ میں بڑی قربانیاں کر سکوں تو یہ امر میرے لئے خوش بختی کا باعث ہو گا۔ جہاں تک بڑی بڑی قربانیوں کا تعلق ہے۔ ان کے لئے ماحول کی ضرورت ہے اور اس ماحول کی پیداوار میں انسان کا خود اپنا بھی دخل ہوتا ہے۔ انسان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے تو وہ یقیناً آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ جتنی قربانی کر رہا ہے اس سے زیادہ قربانی نہیں کر سکے گا۔ اگر زیادہ کمائے گا نہیں تو زیادہ مالی قربانی کس طرح کرے گا۔ اور اگر زیادہ کمائے بھی اور اس کے اخراجات کے اندازے ضرورت سے بڑھے ہوئے ہوں تو وہ یقیناً قربانی نہیں کر سکے گا۔ اسے اپنے ماحول کو بہتر بنا کر ہی قربانی کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اس کے گھر کے اخراجات کیسے ہیں۔ اس کے بیوی بچے اس سے کس قسم کے مطالبے کرتے ہیں اور وہ ان مطالبوں کو کس حد تک درست سمجھ کر مانتا چلا جاتا ہے۔ ان ساری باتوں کا ماحول سے تعلق ہے۔ جب تک وہ اپنے گھر کے تمام افراد کو اس بات کے لئے تیار نہ کر لے کہ اس نے بڑی بڑی مالی قربانیاں کرنی ہیں وہ مالی قربانیاں نہیں کر سکتا۔ اپنے تمام اخراجات کے بعد اس کے پاس جو تھوڑی سی رقم بچے گی یا شاید کچھ بھی نہ بچے اس میں سے تو وہ تھوڑی سی ہی قربانی کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ آمد کو بڑھائے۔ اخراجات کو کنٹرول کرے۔ گھر والوں کو اس بات پر راضی کرے کہ دین داری کی روح کے ساتھ کم خرچ کر کے قربانی کرنا اصل قربانی ہے تو وہ یقیناً قربانی کر سکے گا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جب وقفِ زندگی کی سکیم شروع فرمائی تو اس کے لئے جو مطالبے پیش کئے وہ سارے کے سارے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے تھے۔ اپنا خرچ کم کریں۔ اپنے بیوی بچوں کا خرچ کم کریں۔ کمائیں بھی زیادہ اور قربانی بھی زیادہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر کا ماحول ایسا نہ پیدا کیا جائے جو آپ کو قربانی کی طرف مائل کرتا ہو اور جو آپ کی قربانی کی استطاعت کو بڑھاتا ہو تو انسان کسی طرح بھی بڑی بڑی مالی قربانیاں نہیں کر سکتا۔

آج کل جماعت کو بڑی بڑی مالی قربانیوں کی ضرورت ہے اور ان کے پیشِ نظر ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول پر غور کریں۔ اپنے حالات پر غور کریں اور اپنی قربانی کی استطاعت کو بڑھائیں۔ اپنی قربانی کی استطاعت کو بڑھانا ہمارا ذاتی فرض ہے۔ زیادہ کمائیں، خرچ کم کریں۔ دین کے لئے رقم بچائیں۔ یہ ساری باتیں کوشش میں داخل ہیں اور ہمیں اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو ثمردار بنائے۔ آمین۔

قرض جب بھی دیں اسے تحریر میں لایا کریں
ہے خرد مندی کی یہ بات اس کو اپنایا کریں
جس کو آپ اپنا سمجھتے ہیں وہ اپنا ہی رہے
اک ذرا سی بات ہے اس کو نہ ٹھکرایا کریں

ابو الاقبال

مری داستاں بھی ہے تحدیثِ نعمت
کہانی مری شکر کی ہے کہانی
قلم کو مرے اس نے الفاظ دے کر
عطا کی ہے میری زباں کو روانی

خود سنیں اوروں کو بھی سنوایئے
جان و دل سے ڈِش کو اب اپنایئے
دین حق کے ذکر میں مصروفِ کار
اس کو کیا کیا خوبیاں گنوایئے

میرا ترے بغیر گذارہ نہ ہو سکا
تجھ کو مرا سلام گوارا نہ ہو سکا
میں نے تری گلی میں جلایا چراغِ دل
میری گلی کا ذرہ ستارہ نہ ہو سکا

جانے کو تو جانا ہے لیکن میں ہمسفری کا قائل ہوں
یوں ہاتھ میں لے کر ہاتھ مرا چلتے ہو تو میں بھی چلتا ہوں
میں ابر و باد و باراں کی شدت سے کبھی گھبرا نہ سکا
میں سیلِ بلا کی لہروں کے سینے پر مونگ بھی دلتا ہوں

مری تائید کرو یا مری تردید کرو
میری ہر بات پہ ہر کام پہ تنقید کرو
جو فقط دوست سمجھ کر نہیں کہتے کچھ بھی
ان کے پیچھے نہ چلو ان کی نہ تقلید کرو

ابو الاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

آں کلامِ خدا نہ برفلک است
تابگوئی کہ ہست دور از دست

خدا کا کلام آسمان پر نہیں ہے۔ تاکہ تُو یہ کہے کہ ہماری پہنچ سے دور ہے

یا بگوئی کہ کار ہست محال
برفلک رفتنم کدام مجال

یا تو کہے کہ کام بہت مشکل ہے میری کیا طاقت کہ آسمان پر جاسکوں

نے بزیرِ زمیں کلامِ خدا
تابگوئی کہ چوں خزم آنجا

اور نہ خدا کا کلام زمین کے نیچے ہے تاکہ تو کہے کہ میں وہاں کس طرح گھسوں

چوں ز قعرِ زمیں بروں آرم
خود چنیں طاقتے نمے دارم

اسے میں زمین کی گہرائیوں میں سے کیونکر باہر نکالوں میں تو ایسی طاقت نہیں رکھتا

قطعِ عذرِ تُو کردہ داورِ پاک
نورِ عرش آمدست برسرِ خاک

خدائے قدوس نے تیرا عذر رفع کردیا عرش کا نور زمین پر آگیا ہے

گر ترا رحم آں یگاں بکشد
دولتت سُوئے او غیاں بکشد

اگر اس خدائے واحد کا رحم تجھے کھینچ لے تو تیری خوش نصیبی اس نور کی طرف تجھے لے جائے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

چونکہ انسان کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام پر سر تسلیم خم کرے اور خلوص دل کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو آسمان پر نہیں رکھا۔ اگر وہیں رکھتا تو لوگ کہہ سکتے تھے کہ ہمیں اس کے احکام کا کس طرح پتہ چل سکتا ہے۔ آسمان تو ہماری پہنچ سے بہت دور ہے۔ نہ ہم وہاں جاسکتے ہیں اور نہ ہم یہ معلوم کرسکتے ہیں کہ اس کے احکام کیا ہیں۔ واقعی اگر خدا کا کلام آسمان پر ہی رہتا تو انسان کے لئے یہ بات کہنے کا جواز موجود تھا کہ نہ وہ آسمان پر جاسکتا ہے اور نہ معلوم کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کیا ہیں اور یہ کہ یہ بات اس کے لئے انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

اسی طرح اگر خدا تعالیٰ کا کلام زیر زمین ہوتا تو کون زیر زمین جاتا اور پتہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کیا ہیں۔ انسان کہہ سکتا تھا کہ میرے سامنے تو اس کے احکام نہیں ہیں اور میں زمین کے نیچے جانہیں سکتا اور اگر خدا کا کلام زمین کے نیچے ہے تو میں اس پر عمل پیرا کس طرح ہو سکتا ہوں۔ میں کس طرح زمین کے نیچے چلا جاؤں اور ان احکام کو باہر نکال لاؤں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو نہ آسمان پر رکھا ہے نہ زمین کے نیچے بلکہ دنیا میں مہیا فرما دیا ہے۔ تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اس تک میری پہنچ نہیں ہے۔ انسان کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام رکھ دیئے ہیں۔ اسے کہیں دور سے جاکر انہیں لانا نہیں پڑتا۔ اور جو شخص ان احکام پر عمل نہ کرے وہ دراصل اپنے لئے ایک عذر لنگ تراشتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نے تو ہم سب پر' سب انسانوں پر رحم کرتے ہوئے اپنے کلام کو دنیا میں ہمارے سامنے پیش کردیا ہے اور ہر خوش نصیب جو اس کی طرف لپکتا ہے اسے نور ملتا ہے اس کی آنکھوں اور اس کے دل میں روحانی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ حقیقی معنوں میں خوش قسمت انسان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے ہی خوش قسمت انسان بنائے۔

جب ہمیں یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا ہے اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑیں گے اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے۔ یہی ایک اصول ہے جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشتا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی ذریت کو شکست دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے الفضل ۱۰۔ جولائی ۱۹۲۳ء میں شائع شدہ ایک ارشاد کے مطابق فرمایا (یہ تقریر ۲۹۔ جون ۱۹۲۳ء کو کی گئی تھی۔)

دوسری بات یہ ہے کہ اخلاق کے متعلق جو بات مدنظر رکھنی چاہئے اور جو اعلیٰ خلق ہے اور دوسرے اخلاق پر حاوی ہے وہ دلیری اور جرات ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بچوں کو بہادر اور دلیر بنایا جائے۔ ماسٹر صاحب نے مثال بیان کی ہے کہ ڈھاب میں نہانے سے جب بچوں کو روکا جاتا تو ان کے والد مخالفت کرتے اور کہتے یہ تیرنا جانتے ہیں یہ نہیں ڈوبیں گے۔ مگر وہ دوسروں کو تو ڈبو دیتے۔ جو تیرنا نہیں جانتے۔ میرے نزدیک اگر بچے بے احتیاطی سے ڈبتے ہیں تو ان کو بچانا چاہئے۔ لیکن اگر تیرنا سیکھتے ہوئے باوجود ممکن احتیاط کے ڈوبتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ انگریزوں میں تیرنے کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کشتیاں دوڑنے کا مقابلہ کرتی ہیں۔ اور بعض اوقات ٹوٹتی اور ڈوبتی ہیں۔ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں لیکن یہ نہیں کہ آئندہ کے لئے مقابلہ چھوڑ دیں۔ پھر جاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں۔

جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ بچے کا دلیری اور جرات کا کام کرتے ہوئے مرجانا اچھا ہے بہ نسبت اس کے نکما بن کر زندہ رہنے کے۔ اس وقت تک اصلی جرأت اور دلیری بچوں میں پیدا نہیں کی جاسکتی۔ مگر بڑی خرابی یہ ہے کہ ماں باپ خود بچوں کو نکما اور بزدل بناتے ہیں۔ ذرا اندھیرا ہوا کہتے ہیں باہر نہ جانا۔ ذرا کوئی مشقت کا کام کرنے لگے تو روک دیتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ چھوئی موئی بنا رہے۔ اور اس طرح بچے کسی کام کے نہیں رہتے۔ ماں باپ کا تو یہ کام ہونا چاہئے کہ جان بوجھ کر بچوں کو اندھیرے میں بھیجیں اور ہر طرح جرأت اور دلیری سکھائیں۔

وہ بچے جو تیرنا نہیں جانتے ان کو اکیلے پانی میں نہیں جانا چاہئے۔ مگر تیرنے والے ان کو اپنے ساتھ لے جائیں اور تیرنا سکھائیں۔ یہ نہایت ضروری ہنر ہے اس لئے ضرور سکھانا چاہئے۔ اور اپنے بزرگوں کی پیروی کرنی چاہئے۔ حضرت اسماعیل شہیدؒ کے متعلق لکھا ہے وہ ایک جگہ گئے اور سنا کہ ایک سکھ ہے جو بہت تیرتا ہے۔ اور کوئی مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر انہوں نے تیرنا شروع کر دیا۔ اور آخر اس سے بڑھ گئے تو ہر کام میں صاحب ایمان کو دوسروں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ شریفانہ ہنر ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی کسی ڈاکو سے بڑھ کر ہو جائے۔ یا کسی چور سے بڑھ کر ہو جائے۔ بلکہ یہ کہ مثلاً کشتی لڑنا۔ سواری کرنا۔ تیرنا وغیرہ جسمانی طاقت کے کاموں میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس احمدی بچوں میں قوت اور بہادری پیدا کرنی چاہئے۔ انگریزوں میں یہاں تک احتیاط کی جاتی ہے کہ فٹ بال کھیلتے ہوئے یا کسی اور کھیل میں اگر کسی لڑکے کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے تو بھی کھیل بند نہیں کریں گے۔ اس کو کھیل کے میدان سے اٹھا کر علیحدہ لے جائیں گے اور کھیل برابر جاری رہے گا۔ کیونکہ کھیل بند کرنے لڑکوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور ان کے دلوں میں خوف اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اسی تربیت کا نتیجہ یہ ہے کہ انگریزوں کی چھوٹی سی قوم دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں اگر کسی کو کھیل میں معمولی سی چوٹ آجائے تو آئندہ کھیل کو بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو تیرنا بہت اچھا ہنر ہے۔ ہاں اس ڈھاب کا پانی اس قدر خراب ہے کہ اس میں بچوں کا تیرنا ان کی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔ اور ایسے دنوں میں انہیں تیرنا سکھائیں جب کہ پانی صاف ہو۔ مجھے یاد ہے کہ جب بچپن میں مجھے تیرنا نہیں آتا تھا۔ تو دوسروں کو دیکھ کر میرے دل پر بہت برا اثر پڑتا تھا کہ کیوں نہیں آتا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ہمیں تیرنے والوں کے سپرد کر دیا کہ تیرنا سکھائیں۔ تو بچوں کو تیرنا ضرور سکھانا چاہئے۔

اور میرا تو دل چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے۔ اور وہ پورے پورے سوار ہوں۔ لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا۔ بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچے بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو اب وکالت کرتا ہے اور سلسلے سے اس کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ طالب علمی کی حالت میں بڑی بڑی لمبی (عبادت) کرتا تھا۔ اور (عبادت) میں اتنا روتا کہ چیخیں نکل جاتیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے (خبر دی تھی........) وہ کہتے کہ میرا دل چاہتا کہ اسے بیت سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں۔ یہ کیوں روتا ہے۔ اس نے کون سے گناہ کئے ہیں۔ اسی طرح میاں عبدالسلام حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے لڑکے جب دعا ہونے لگے تو رونے لگ جاتے۔ حضرت مولوی صاحب روکتے اور فرماتے کہ

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی

حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی صاحب اکثر یہی دعا کیا کرتے تھے اور عملاً یہی طریق رکھا ہوا تھا کہ بغیر اشد ضرورت کے کسی کو کوئی کام نہیں کہتے تھے۔ بلکہ خود ہی سرانجام دے لیتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنے بچوں سے کوئی خدمت لینا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور ان کی پیشکش پر بھی فرمایا کرتے تھے کہ جب تک ہاتھوں اور پاؤں میں طاقت ہے ان سے کام لینے دیں۔ جب کسی کام یا چیز کی ضرورت ہو گی خود کہہ دیں گے اور فرمایا کرتے تھے کہ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلتے پھرتے ہی چلے جائیں اور کسی کے محتاج نہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو بھی قبول فرمایا۔ جمعرات کے روز حسب معمول ڈائری کو مکمل کیا۔ جمعہ کے دن عام کاموں کو معمول کے مطابق سرانجام دیا۔ صرف اسقدر معلوم ہوا کہ عصر کے قریب کچھ گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ کہ دل بے چین ہے اس لئے عشاء کی "عبادت" گھر پر ہی ادا کی۔ اس عبادت کے بعد چارپائی پر لیٹ گئے جب فجر سے پہلے کی "عبادت" کے وقت آپ کی اہلیہ محترمہ اس عبادت کے لئے اٹھیں تو آپ کو اس خیال سے نہ جگایا کہ رات کو طبیعت خراب تھی۔ لیکن جب وہ "عبادت" سے فارغ ہوئیں تو پھر صبح کی "عبادت" بھی کر لی اور آپ بالکل سکون کی حالت میں چادر اوڑھے لیٹے رہے۔ انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا تاکہ اٹھائیں۔ تو یہ معلوم کر کے گھبرا گئیں کہ وہ ہلتے ہی نہیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہوئی ہے۔ تو گھبرا کر مولوی عبدالرحمان صاحب انور کو بھجوایا جو ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب کو لے کر گئے۔ لیکن جا کر معلوم ہوا کہ رات کے کسی حصہ میں اس زندگی کا سفر ختم ہو چکا ہے۔

وفات سے چند دن پہلے جب حضرت اماں جان (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات ہوئی تو اس صدمے کو آپ نے بہت محسوس کیا اور قادیان جلد از جلد پہنچنے میں دیر کا احساس پیدا ہوا کہ اب واپسی جلدی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اپنی ڈائری میں بھی اس امر کا ذکر کیا ہے کہ شدت غم سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے جب اس دن مصافحہ کیا تو کوئی بات نہ کر سکے۔

حضرت اماں جان (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) کی وفات کے بعد بزرگان سلسلہ کے مابین یہ تجویز بھی سنی گئی تھی کہ جن رفقاء کی بیعت 1904ء سے پہلے کی ہے ان کی خصوصیت کے پیش نظر حضرت اماں جان کے گرد ان کو دفن کیا جائے لیکن ابھی عمل اس کے مطابق شروع نہ ہوا تھا۔ مولوی عبدالرحمان صاحب انور نے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی۔ کہ چونکہ مکرم والد صاحب کی بیعت 1901ء کی ہے اس لئے اگر اس تجویز پر عمل کیا جانا ہے تو قطعات کی نشان دہی کر کے اگر مکرم والد صاحب کو حضرت اماں جان کے گرد دفن ہونے کا موقعہ مل سکے تو زہے خوش نصیبی۔ چنانچہ حضرت صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو قطعات کے نشان لگوانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ سو فوراً ہی حضرت اماں جان کے مزار کے قریب قطعات کی تعین ہو گئی۔ اور سب سے پہلے آپ کو حضرت اماں جان کے گرد دفن ہونے کا موقعہ ملا۔

دوسرا اتفاق یہ ہوا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پونے دو سال بعد ہوئی یعنی 29۔ دسمبر 1953ء کو لیکن آپ کی قبر کے بالکل جانب جنوب از خود ہی قبر کی جگہ خالی تھی۔ جہاں ان کو دفن ہونے کا موقعہ ملا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں کی قبروں کو بھی ساتھ ساتھ رکھنے کا سامان کیا۔

مکرم مولوی صاحب کی وفات کے بعد احمدیوں اور ان سے تعلق رکھنے والوں کے 250 کے قریب خط موصول ہوئے۔ بہت سے غیر از جماعت احباب بھی تعزیت کے لئے ربوہ تشریف لائے۔

الفضل میں مرقوم ہے کہ آج ٹھیک چھ بجے صبح حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب ریحان بوتالوی کی (-) جنازہ پڑھائی۔ حضرت صاحب نے اپنی علالت کے باوجود لمبی دعا کی۔ (-) جنازہ کے بعد حضرت مولوی صاحب کی نعش کو جماعت کے مجمع کثیر نے کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں پہنچایا۔ دردمند دلوں اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر کی تکمیل کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے آخری دعا کروائی۔ حضرت مولوی صاحب کو رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہشتی مقبرہ کے مخصوص قطعہ میں جگہ دی گئی۔ اور اس قطعہ میں آپ کی پہلی قبر ہے۔ یہ قبر حضرت اماں جان کے مزار کے قریب ہے۔

آپ 20۔ مئی 1881ء کو پیدا ہوئے تھے سترہ فروری 1901ء کو آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور کل 3 مئی بروز ہفتہ فجر سے پہلے 71 سال کی عمر میں آپ نے جان آفرین کو جان سونپ دی۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر ضربت الشمس کا حملہ ہوا ہے اور آپ نے اسے سرسری سمجھتے ہوئے اس کی زیادہ پرواہ نہ کی۔ حتیٰ کہ اپنے بچوں اور عزیزوں تک کو بھی تکلیف سے آگاہ نہ کیا۔ 3 مئی کی رات کو افاقہ محسوس کرتے ہوئے معمولی کھانے کے بعد سو گئے مگر یہ نیند آخری نیند ثابت ہوئی۔

تھوڑی ہی دیر میں احباب جم غفیر جمع ہو گیا۔ اور ہر شخص حضرت مولوی صاحب کے عمدہ اخلاق کا ثنا خوان تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے رشتہ داروں کے آنے تک نعش کو رکھنے کے بارے میں مشورہ کیا گیا۔ غرض جنازہ میں حضرت مولوی صاحب کے جملہ قریبی رشتہ دار موجود تھے۔ صرف ہمارے مجاہد بھائی اور حضرت مولوی صاحب کے منجھلے بیٹے۔ عزیزم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی انڈونیشیا یہاں موجود نہ تھے۔ انہیں وکالت تبشیر نے جاکرتہ میں بذریعہ تار اس سانحہ سے اطلاع کر دی ہے۔

ماخوذ از رفقا جلد ہفتم

مولفہ ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

شیخ رحمت اللہ

محترم چوہدری احمد جان صاحب

مکرم احمد جان صاحب نے اپنے کیریئر کا آغاز سندھ کے لینڈ ریونیو سے کیا مختار کار مقرر ہوئے اور حسن کارکردگی سے نام پیدا کیا یہ دوسری عالمگیر جنگ سے قبل کی بات ہے۔ جنگ شروع ہوئی تو یکسر حالات بدلے جنگ کی ضروریات کو فوقیت ملی راشننگ آفیسر کے لئے احمد جان صاحب کا انتخاب ہوا اور کراچی میں پوسٹنگ ہوئی۔ خدا کے فضل سے اپنی محنت اور ذہانت سے اس کام کو ایسا سنبھالا کہ دفتر کے اندر اور باہر نام پیدا کیا اور ان کے گن گائے جانے لگے۔

تقسیم ہند سے قبل کراچی جماعت کی ضعف کی حالت تھی کمزوری کی یہ کیفیت تقسیم ہند کے کچھ وقت بعد تک رہی پاکستان کے قیام کے وقت چندہ دہندگان کی کل تعداد کراچی میں بالکل معمولی تھی اور یہ بھی مالی طور پر خوشحال نہ تھے۔ چوہدری فضل احمد صاحب جماعت کے صدر تھے یہ ریلوے میں ملازم تھے۔ نیک۔ مخلص۔ نرم مزاج کم گو۔ لمبا وقت کراچی مجلس کے قائد رہے۔ مجلس نے ان کی قیادت میں خوب ترقی کی۔

احمد جان صاحب سیکرٹری امور عامہ بھی رہے بڑے اچھے رفیق اور فدائی کارکن تھے جس کام کو ہاتھ میں لیتے پوری محنت سے اس کو انجام دینے کی کوشش کرتے امور عامہ کے فرائض سے واقف دوست یہ خوب جانتے ہیں کہ یہ بہت مشکل شعبہ ہے اس کے دائرہ کار میں خاندانی جھگڑوں کے ساتھ ساس بہو کی لڑائی میاں بیوی کی ناچاقی غیروں کے عتاب کا مقابلہ غرضیکہ الف سے ی تک سبھی کچھ اس شعبہ کے فرائض کا حصہ ہے اس مشکل کام میں بھی یہ بفضل خدا کامیاب رہے۔ افراد کے مابین صلح کرانے میں ان کو خاص مہارت حاصل تھی ان کے کام کے نتائج کو دیکھ کر بعض اوقات میں حیران ہوتا تھا ایسے ایسے جھگڑے طے کرا آتے جو ناممکن نظر آتے۔

بقیہ صفحہ 3

اعصابی کمزوری ہے۔ بڑا آدمی تو سمجھتا ہے کہ میری عمر کا بڑا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ مجھ سے کئی کوتاہیاں ہوئیں خدا معاف کر دے۔ اس لئے روتا ہے۔ بچہ اگر اس رنگ میں روتا ہے کہ میری اگلی عمر اچھی اور اعلیٰ ہو تو یہ جائز ہے اور اگر اس لئے روتا ہے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں۔ تو وہ نقال ہے۔ اس نے گناہ ہی کب کئے ہیں کہ بخشواتا ہے۔ ہاں اگر اس کی یہ خواہش اور امنگ ہے کہ دین کا خادم بنوں اور اس پر رونا آتا ہے تو جائز ہے۔

پس بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہئے۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے۔ اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے۔ کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ کرائی جائے۔ اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں اور اس قسم کے واقعات آکر سنائیں۔ کہ اس طرح کے لڑکے کو مدد کرنے کا موقعہ ملا مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے۔ ادھر گائے آئی ہے۔ لڑکا پاس کھڑا تھا اسے چاہئے تھا کہ چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا۔ مگر اس نے نہ ہٹایا تو اس کی بازپرس کی جائے یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا اور لڑکا پاس کھڑا تھا۔ مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا۔ تو اس کو بھی تنبیہ کی جائے۔ ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے۔ اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں۔ ان کی مثال طوطے کی سی ہوتی ہے جو کہتا ہے میاں مٹھو چُوری کھانی ہے۔ مگر نہ یہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چُوری کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان - 21 فروری 1932ء

ہماری تاریخ

الفضل 21- فروری 1932ء کے صفحہ اول پر یہ خبر شائع ہوئی:

امام صاحب بیت احمدیہ لندن کی مسلمانان کشمیر کے حق میں کامیاب مساعی- لندن کے باثر اخبارات کی مسلمانان کشمیر کی حمایت میں آواز-

لندن 16- فروری- مولوی فرزند علی صاحب امام بیت احمدیہ نے لندن سے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے-

لندن کے متعدد باثر اور باوقار اخبارات مثلاً مارننگ پوسٹ' سنڈے ٹائمز' ڈیلی ٹیلی گراف' وغیرہ میں مسلمانان کشمیر کے متعلق ہمدردانہ مضامین شائع ہوئے ہیں- جن میں ریاست کے وزیر اعظم کی برطرفی کے عام مطالبہ اور نظم و نسق میں عام اصلاحات کی پرزور تائید کی گئی ہے- آج کے ٹائمز میں یہ حقیقت بے نقاب کی گئی ہے کہ کشمیر کے متعلق ہندو اخبارات میں بالکل جھوٹی خبریں شائع ہوئی ہیں-

نیز انگریز وزیر اعظم کے تقرر کی تحریک کی گئی ہے- اور اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ آئندہ نظم و نسق میں مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے- اس کے علاوہ مسلم لیڈروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ معتدل رویہ رکھیں- اور کشمیر میں جتھے بھیج کر اس پیچیدہ مسئلہ میں اور الجھنیں پیدا کرنے سے مجتنب رہیں-

یہ خان صاحب موصوف کی ان مساعی کا نتیجہ ہے جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ہدایات کے ماتحت انہوں نے لندن کے مقتدر اخبارات کو مسلمانان کشمیر کی حمایت میں آواز اٹھانے پر آمادہ کرنے کے لئے کیں- اور نہایت سرگرمی کے ساتھ کر رہے ہیں-

آپ کا خط ملا

مکرم عبدالرؤف صاحب سویڈن سے لکھتے ہیں-

محترم سیفی صاحب

سب سے پہلے تو آپ کے خط کا شکریہ ادا کرنا ہے- آپ نے اپنے خط میں جن جذبات کا ذکر کیا ہے میں ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں- اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ میں خود جدہ میں بے سروسامانی کی حالت میں تھا- خلش ہی رہی کہ ہم آپ کے جدہ کے قیام کے دوران کچھ بھی آپ کی خدمت نہ کر سکے-

الفضل میں خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے پڑھتا ہوں- 19 جولائی 1995ء کے شمارہ میں آپ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا ایک مضمون "شکر الہی" کے عنوان سے شائع کیا ہے- (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے) مضمون پڑھ کر حضرت میر صاحب کی صورت ذہن میں گھوم گئی- ہمارا مکان نور ہسپتال قادیان کے بالکل ساتھ تھا- حضرت میر صاحب اکثر ہسپتال آتے جاتے ہمارے مکان کے سامنے سے گزرا کرتے تھے- ہم اکثر تو انہیں دیکھتے ہی چھپ جایا کرتے تھے- اور وہ اس بات کو دیکھ کر مسکراتے

باقی صفحہ 6 پر

ایامِ فسادات

(1946ء)

محترم حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی فرماتے ہیں:

کلکتہ کے علاقہ بھوانی پور میں جو ہندو اکثریت کا علاقہ ہے- ۱۹۳۲ء سے میری رہائش تھی- ۱۹۴۶ء میں موسمی تعطیلات میں میرے اہل و عیال قادیان سے میرے پاس آئے ہوئے تھے اگست ۱۹۴۶ء میں ماہ رمضان شریف کے دوران کلکتہ میں شدید فرقہ وارانہ فساد شروع ہوا- غنڈہ عناصر ہر جگہ من مانی کرنے لگے ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا- مسلم محلوں میں ہندوؤں کا اور ہندو محلوں میں مسلمانوں کا قتل عام چار دن تک ہوتا رہا- حکومت بالکل بے بس ہو گئی- ۱۶- اگست کو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری دوکان اور پٹرول سروس سٹیشن لوٹے جا رہے تھے- اور فسادی یہ اعلان کر رہے تھے کہ اس لوٹ کے بعد وہ اوپر چڑھ کر ہم سب کو تہہ تیغ کر دیں گے- ہم ملازموں سمیت تقریباً پندرہ افراد دوکان کے اوپر اپنے رہائشی کمرے میں محصور تھے- ٹیلیفون کی ہڑتال تھی- بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی- (میاں منیر احمد صاحب بانی بیان کرتے ہیں کہ لوٹ مار اور آتش زنی ارد گرد دیکھ کر بعض عزیز طبعاً فکر مند تھے لیکن والد صاحب کے چہرے پر خوف و حراس کا نام و نشان تک نہ تھا..... رب کل شی خادمک ساری رات آپ کے ورد زبان رہا)

ایسے نازک وقت میں ہمارے پچھواڑے میں ایک جھونپڑی کی مالکہ ہندو تیلن اوپر آئی اور اس نے مشورتاً کہا کہ آپ سب نیچے آکر میری جھونپڑی میں پناہ لیں- اور رات گزاریں- ہمیں وہ فرشتہ رحمت نظر آئی- ہم سب کچھ چھوڑ کر اپنے پہنے ہوئے لباسوں میں فی الفور نیچے آکر پچھواڑے کی گلی سے اس کی جھونپڑی میں آ بیٹھے- اور صبح تک جاگتے رہے- سترہ اگست کو علی الصبح بارش ہو گئی- اور فسادیوں کے اجتماع سے پہلے ہی وہاں سے نکل کر ذرا فاصلے پر اپنے بھانجوں میاں محمد اسحاق و محمد داؤد کے پاس ہم آ گئے- جن کی دوکان بھی گزشتہ روز لوٹ لی گئی تھی- ان کا قیام اپنی دوکان کے پچھواڑے والے چار منزلہ مکان کی اوپر کی منزل میں تھا اور یہ ساری عمارت اوپر نیچے ہندو کرایہ داروں سے بھرپور تھی- ہمارے ادھر آنے کے معاً بعد فسادی گروہ نے پہلے تو ہمارے مکان کی اوپر کی منزل کا رخ کیا اور ہمیں وہاں موجود نہ پایا- تو اشتعال میں آکر سامان کو توڑ پھوڑ ڈالا- اور مکان کو لوٹ لیا-

ٹیلیفون اور ٹریفک دونوں کے معطل ہونے کی وجہ سے نہ ایک دوسرے کا کسی کو علم تھا نہ ہی کوئی کسی کی امداد کو پہنچ سکتا تھا- عزیز محمد داؤد کو ۱۷- اگست کی صبح کو کولو ٹولہ بھجوایا گیا جو ہندوانہ لباس پہن کر سائیکل پر گئے- چونا گلی والے چوراستہ میں مسلمانوں نے انہیں ہندو سمجھ کر پکڑ لیا مگر اللہ تعالیٰ کا کیسا فضل ہوا کہ بیشتر اس کے کہ ان پر حملہ ہو برادری کے چند افراد نے انہیں شناخت کر لیا اور بچا لیا-

ہمارے حالات کا علم ہونے پر بعض نوجوان لال بازار پولیس ہیڈ کوارٹر میں گئے- وہاں ہزاروں ہندو اور مسلمان اپنے اپنے علاقوں کی حفاظت کے مطالبہ کے لئے واویلا کر رہے تھے- ان نوجوانوں نے بھی پولیس افسران سے ہماری بے بسی اور نرغہ میں گھرا ہونے کا ذکر کر کے امداد کی درخواست کی- ان افسران میں ایک مسلمان بنگالی انسپکٹر پولیس مسٹر رضا بھی تھے- جو میرے گہرے دوست تھے- وہ فی الفور تیار ہو گئے اور پولیس کے ایک ٹرک میں دس گورکھا مسلح نوجوانوں کو لے کر ہمارے آدمیوں کی معیت میں آ پہنچے- ہم روپوش تھے- اور دو صد کے قریب فسادی غنڈے اس مکان کے نیچے جمع تھے- اور حملہ کے لئے تیاری کر رہے تھے اور نعرے لگا رہے تھے- موصوف نے اپنے سپاہیوں کو باہر کھڑا کر دیا اور فسادیوں کو دو سو گز پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا- اور ایسا ہو جانے پر موصوف کے اشارے پر ہم سب نیچے آکر اس ٹرک میں بیٹھ گئے- پھر یہ مسلح سپاہی بھی ٹرک میں سوار ہو گئے- اور ہمیں کولو ٹولہ سراج بلڈنگ میں پہنچا دیا- (اس کے لئے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) یہ شام کا وقت تھا سراج بلڈنگ میں میرے خسر محترم میاں محمد صدیق صاحب کی جوتے کی دوکان تھی اور پہلی منزل پر ایک رہائشی کمرہ میں قیام تھا- اس کمرہ میں ان کی بڑی بہو رہتی تھیں- اسی کمرہ کے ایک حصہ میں مستورات اور بچوں نے پناہ لی اور ایک حصہ میں مردوں نے- میاں صاحب محترم نے ہماری میزبانی کا فرض بہت عمدگی سے اور خندہ پیشانی سے اور کافی رقوم خرچ کر کے ادا کیا- اس وقت دس دن کے قریب میرے اہل و عیال برادرم میاں محمد یوسف صاحب بانی و میاں ظفر احمد صاحب میاں محمد اسحاق و محمد داؤد صاحبان مع اہل و عیال اور ہمارے ملازمین میرے ساتھ بطور مہمان وہاں ٹھہرے- اللہ تعالیٰ اس شخص کو بہت اچھی جزا سے نوازے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

UNITED WE STAND

Moving hand in hand will show
That all of us are one
And we can do with all the ease
Whate'er the others have done

When pace of all is equal pace
And all are full of zeal
The goal begins to move to us
The bliss of God we feel

If heart to heart a link is there
And heads can think together
Whate'er the storm or blizzard may come
We know that we can weather

To climb a height we hold the hands
And give the needed aid
For, one by one we fail and fall
'Tis thus that God has made

Let all of us do all we can
To see that none is lost
To make a chain by holding hands
Will save us - at no cost.

WAVES AND THOUGHTS

اتحاد میں مضبوطی ہے

ہاتھوں میں ہاتھ لئے اگر ہم آگے بڑھیں
تو اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ ہم سب ایک ہیں
اور ہم نہایت آسانی سے وہ سب کچھ کرسکتے ہیں
جو دوسرے لوگوں نے کبھی کیا ہے
جب سب کے قدم مل رہے ہوں
اور سب جذبے سے معمور ہوں
تو خدا تعالیٰ کی برکتیں محسوس ہونے لگتی ہیں
اور منزل ہماری طرف آنے لگتی ہے
اگر دلوں کا دلوں سے رابطہ ہو
اور ذہن اکٹھے سوچ سکیں
تو چاہے کیسا ہی جھکڑ کیوں نہ چلے
ہم اس میں سے بحفاظت گزر سکتے ہیں
اوپر چڑھنے کے لئے ہم ایک دوسرے کے ہاتھ
پکڑتے ہیں
اور ایک دوسرے کو جس مدد کی ضرورت ہوتی ہے
وہ دیتے ہیں
اگر ہم الگ الگ ہو جائیں
تو ہم ناکام ہو جاتے ہیں
اور نیچے گرنے لگتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کر رکھا ہے
آیئے ہم سب وہ سب کچھ کریں جو ہم کرسکتے ہیں
اور دیکھیں
کہ ہم میں سے کوئی ضائع نہیں جاتا
ہم ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر
ایک زنجیر بنالیں
اور یہ بات ہمیں بغیر کسی مزید کوشش کے محفوظ رکھے گی

قرارداد تعزیت

ممبران مجلس عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ حلقہ مغل پورہ لاہور اپنے نہایت ہی پیارے اور محسن بزرگ محترم چوہدری غلام رسول صاحب کی وفات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ محترم چوہدری غلام رسول صاحب ایک لمبے عرصہ تک حلقہ مغل پورہ کے صدر رہے اور حلقہ کی تعمیر اور ترقی میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نرم طبیعت کے مالک تھے ہر فرد جماعت سے انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ ان کی یاد لمبے عرصہ تک دلوں میں تازہ رہے گی۔

صدر حلقہ کے فرائض ادا کرنے علاوہ مغل پورہ کی مجلس انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ بھی رہے علاوہ ازیں جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری زراعت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے آخر میں آپ سپرنٹنڈنٹ دار الحمد تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ ایک خاموش کارکنِ سلسلہ ۔ بے حد دعاگو اور بڑی شفیق طبیعت رکھنے والے بزرگ تھے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنے قرب سے نوازتے ہوئے ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

دعائے مستجاب

نئی دہلی سے مکرم محمد شفیع صاحب نے 29۔جنوری 1942ء کو دعا کی قبولیت کا ایک واقعہ الفضل میں شائع کروایا واقعہ درج ذیل ہے۔

"کچھ عرصہ ہوا میرے ایک رشتہ دار مولوی عبدالرحمان صاحب سکول ماسٹر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے حکم ملا کہ آپ کو فلاں تاریخ سے ریٹائر کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک مدرس چارج لینے کے واسطے بھیج دیا گیا۔ اس پر مولوی صاحب کو بڑا فکر ہوا کہ اب گھر کا گزارا کیسے چلے گا۔ کیونکہ میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ اسی فکر میں وہ قادیان (حضرت امام جماعت الثانی) کی خدمت میں دعا کے لئے گئے اور وہاں تین روز تک ٹھہرے۔ مگر حضرت صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس سے وہ اور بھی گھبرا گئے۔ مگر دفعتاً انہیں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے۔ کہ میں کس مقصد کے لئے اس کے مقرر کردہ (امام) کے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ اس پر مولوی صاحب نے چٹھی لکھ کر بکس میں ڈال دی اور واپس گھر آ گئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ (حضرت صاحب) ایک کرسی پر رونق افروز ہیں۔ سامنے ایک میز پر کتاب ہے (حضرت صاحب) اس کتاب کے ورق کبھی ایک طرف کو الٹتے ہیں کبھی دوسری طرف کو اور مولوی صاحب سے فرمایا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا (حضرت) میں نوکری سے علیحدہ کیا جا رہا ہوں۔ ان دنوں میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ گھر کا گزارا کیسے چلے گا۔ اس پر (حضرت صاحب) نے فرمایا جب کہ حکام فیصلہ کر چکے ہیں تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اسی لئے آیا ہوں۔ کہ آپ کوئی تجویز بتائیں۔ اور دعا بھی کریں۔ (حضرت صاحب) نے فرمایا۔ اچھا جاؤ۔ لاہور ایک درخواست بھیج دو۔ آپ بحال رہیں گے۔

صبح اٹھ کر مولوی صاحب نے اس مدرس سے جو چارج لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ کہا کہ میں بحال رہوں گا۔ اور دفتر میں بھی جا کر اسی طرح کہا۔ اس پر وہ سب کہنے لگے۔ مولوی صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں جبکہ فیصلہ ہو چکا ہے تو اب بحال کیسے رہ سکتے ہیں۔ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ مولوی صاحب کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے۔ خیر مولوی صاحب نے ایک درخواست حسب الحکم حضرت صاحب لاہور بھیجی۔ وہاں سے حکم آ گیا کہ 55 سال سے کم عمر کے مدرس ریٹائر نہ کئے جائیں۔ اس طرح مولوی صاحب کے چھ یا سات سال اور بڑھ گئے۔ اس واقعہ کے گواہ ہندو سکھ اور کئی دوسرے موجود ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30149 میں بشریٰ اعجاز احمد ولد ملک اعجاز احمد صاحب پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لارل (میری لینڈ) U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی ایک ہزار ڈالر (2) طلائی زیورات وزنی تولہ مالیتی دو ہزار چار سو ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 645 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ اعجاز احمد 14 شیروان کورٹ 204 لارل میری لینڈ U.S.A 20707 گواہ شد نمبر1 آصف اعجاز ملک ساکن لارل میری لینڈ U.S.A گواہ شد نمبر2 مبارک احمد ملک U.S.A۔

بقیہ صفحہ 5

رہتے تھے۔ بعض اوقات جرات کر کے ان کی خدمت میں سلام بھی عرض کرتے تھے۔ نہایت ہی پُر نور اور پُروقار ہستی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی بے شمار رحمتیں ان پر نازل فرمائے۔ آمین

اس مضمون کو جب میں شروع سے آخیر تک پڑھ چکا تو بے اختیار میرے دل سے نکلا کہ یہ الفضل واقعی الفضل بن گیا ہے۔ جو اس قدر قیمتی خزانے لٹاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی وافر جزا عطا فرمائے۔ آمین حضرت میر صاحب کی ایک کتاب بچپن میں دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جو آپ نے "آپ بیتی" کے نام سے لکھی تھی۔ اگر یہ کتاب کہیں سے مل جائے اور اس کے مضامین کو بھی حسب توفیق کبھی کبھی الفضل میں شائع کر سکیں تو ممنون ہوں گا۔

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر 30150

I Abdul Rasheed OYeniran Akintobi S/O Late Pa Lawal Akintobi

پیشہ سول سروس عمر 47 سال بیعت 1968ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 90-12-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Datsum کار مالیتی ایک لاکھ نائرے (2) چار فلیٹس برقبہ 30X30 مربع میٹر جو زیر تعمیر مالیتی ساڑھے چار لاکھ نائرے (3) قطعہ زمین برقبہ 553'4684 مربع میٹر واقع نائیجیریا مالیتی تیس ہزار نائرے (4) قطعہ زمین برقبہ 414'6350 نصف بھائی عبد القادر کا 1/2 میرا ہے مالیتی پینتالیس ہزار نائرے (5) چار ایکڑ زمین واقع نائیجیریا مالیتی 80 ہزار نائرے اس وقت مجھے مبلغ 102'840 نائرے سالانہ بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

Abdul Rasheed OYeniran Akintobi

نائیجیریا گواہ شد نمبر1 Mohammad Hashim نائیجیریا گواہ شد نمبر2

Z.T.A Zikrullah Ayyuba P.O.Box No 1824 Benin City نائیجیریا

مسل نمبر 30151

میں حلیمہ ناصر زوجہ محمد ناصر پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1960ء-9-30 ساکن گی آنا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 94-9-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 194 مالیتی- GS 194000 اور حق مہر وصول شدہ GS 5000 اس وقت مجھے مبلغ GS 5/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حلیمہ ناصر زوجہ محمد ناصر ساکن گی آنا گواہ شد نمبر1 Yalob Joobien ساکن گی آنا گواہ شد نمبر2 Tyalib Yacob ساکن گی آنا۔

مسل نمبر 30152

میں خالد احمد شیرازی ولد محمد مسعود الحق صاحب پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 1994-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK.4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خالد احمد شیرازی چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 مسعود الحق ولد عبد الصمد صاحب چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر2 لطف الحق ولد عبد الصمد چٹاکانگ بنگلہ دیش۔

مسل نمبر 30153

میں عطاء اللہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ ڈھلوں پیشہ زمیندارہ عمر 78 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سوہاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ساڑھے پانچ ایکڑ مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ مکان رہائشی میں میرا حصہ 1/4 ہے مالیتی قریباً -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء اللہ ساکن سوہاوہ ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد وصیت نمبر 14150 ولد محمد حسین 8/29 دار الرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 جاوید ناصر ساقی مربی سلسلہ وصیت نمبر 28202۔

مسل نمبر 30154

میں حلیمہ اختر میر زوجہ محمد اقبال صاحب قوم میر پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-2-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولہ مالیتی -/35000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 18 مرلہ مالیتی نوے ہزار روپے -/90000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/131000 روپ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حلیمہ اختر میر زوجہ میر محمد اقبال محلہ کشمیریاں راہوالی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 میر محمد اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال احمد ولد مکرم محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ راہوالی گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30155

میں نسیم اختر زوجہ چوہدری شریف احمد چیمہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-2-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی بارہ (12) تولہ مالیتی ساٹھ ہزار (-/60000) روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہور بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم اختر ساکن راہوالی نزد ایم پی چیک پوسٹ نمبر1 راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر1 شریف احمد چیمہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال احمد صدر جماعت احمدیہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 30156

میں محمد سعید ولد چوہدری غلام حضور صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشت کاری عمر 85 سال بیعت 1947ء ساکن چک نمبر 24/10-R ضلع خانیوال حال دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کل زمین برقبہ 431 کنال 1 مرلہ واقع چک 62/10-R ضلع خانیوال اس میں 32 ایکڑ رقبہ آباد ہے مالیتی -/2400000 روپے۔ باقی بائیس ایکڑ رقبہ غیر آباد ہے۔ مالیتی -/880000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے روپے بصورت ٹھیکہ زمین آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سعید 13/1 دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر1 طارق حیات پسر موصی گواہ شد نمبر2 مصدق حیات پسر موصی۔

مسل نمبر 30157

میں نور صفیہ زوجہ چوہدری محمد سعید قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت 1947ء ساکن چک نمبر 24/10-R ضلع خانیوال حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نور صفیہ زوجہ چوہدری محمد سعید 13/1 دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 طارق حیات پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مصدق حیات پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30158

میں عبد العزیز صاحب باجوہ ولد چوہدری محمد دین صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر 75 سال بیعت 1934ء ساکن 12/7 دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 25 ایکڑ مالیتی -/1500000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 12/7 برقبہ دو کنال واقع دار الصدر غربی ربوہ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد العزیز باجوہ 12/7 دار الصدر غربی حلقہ بیت اللطیف ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد سلطان اکبر وصیت نمبر 12998 گواہ شد نمبر2 محمد سعید باجوہ پسر موصی۔

بقیہ صفحہ 1

دیں اور وہ توجیہات جھوٹی ہوتی ہیں۔ تو جھوٹ کے خلاف جہاد بہت بڑا محنت کا کام ہے۔ بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔

اس لئے جن باتوں کو میں سمجھا رہا ہوں غور سے سنیں اور اس رمضان میں دعاؤں کے ساتھ مدد کرتے ہوئے اپنے نفس کے جھوٹ کے خلاف جہاد کریں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی تربیت کی توفیق دے گا جو خدا کے قریب آنے کے لئے خود کئی کئی مشکلات میں سے، کئی مصائب میں سے گزر کر حاضر ہو چکے ہیں اب ان کو آپ نے سنبھالنا ہے ان کی دلداریاں کرنی ہیں ان کی تربیت کرنی ہے اور رمضان یہ بہترین مہینہ ہے تربیت کے لحاظ سے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 3- فروری 95ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مڈٹرم انتخابات کا کوئی جواز نہیں۔ عوام نے موجودہ اسمبلیوں کو 5 سال کا مینڈیٹ دیا ہے۔ ملک میں سیاسی استحکام چاہتے ہیں۔ تاہم آئندہ اسمبلیوں کی مدت کم کر کے 3 سال کرنے کی بات کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہاکہ پنجاب اور وفاق دونوں درمیانی مدت کے انتخابات کے خلاف ہیں۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہاہے کہ کراچی میں ابھی کچھ اور قتل ہوں گے۔ حالات ٹھیک ہونے کے دعوے نہ کئے جائیں۔ گزشتہ ماہ کے اقدامات کے نتیجے میں دہشت گردوں کے گرد گھیرا تنگ ہوا ہے۔ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان ڈیڈ لاک جلد ختم ہو جائے گا۔ حالات معمول پر لانے کے لئے الطاف کے خط پر کوئی کردار ادا نہیں کروں گا۔ صدر ہونے کا ناطے یہ میری ذمہ داری ہے جسے پوری کر رہا ہوں۔ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان مفاہمت کے لئے کوششیں جاری رکھوں گا۔ انہوں نے نیشنل پریس کلب سے خطاب کرتے ہوئے کہاکہ اخبارات قومی معاملات پر اتفاق رائے کو اجاگر کریں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہاہے کہ صدر مہاجروں پر ظلم بند کرانے کے لئے آئینی اختیار استعمال کریں۔ رینجرز اور پولیس نے سندھ کے بڑے شہروں میں مہاجر کالونیوں کا محاصرہ کر رکھاہے۔ تلاشی لے کر گرفتاری کرتے ہیں۔ کراچی میں بس سٹاپوں، ریلوے سٹیشنوں ائرپورٹ اور شاپنگ سنٹروں سے مہاجروں کی پکڑ دھکڑ جاری ہے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ حکومت پنجاب نے بلدیاتی اداروں میں "کل وقتی ایڈمنسٹریٹر" مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت مختلف سرکاری افسران، مجسٹریٹ وغیرہ دیگر فرائض کے علاوہ ایڈمنسٹریٹروں کی ڈیوٹیاں بھی انجام دے رہے ہیں۔ نئے ایڈمنسٹریٹروں کا تقرر لوکل کونسل سروسز کے افسروں سے کیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین بنانے کا فیصلہ متوقع ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے کمیٹی کے لئے نام موصول ہو گئے ہیں۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہاکہ استحقاق کمیٹی میں اپوزیشن کی شرکت خوش آئند ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے واضح طور پر متنبہ کیا ہے کہ سٹیٹ اتھارٹی کو چیلنج کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ حکومتی پالیسیوں پر تنقید کا خیر مقدم کریں گے۔ لیکن بے گناہ شہریوں کے جان و مال سے کھیلنے والوں کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ حکومت نے کراچی اور مالاکنڈ میں ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کی ہے۔ دستی بموں اور راکٹ لانچروں کے ذریعے کسی کو سیاست نہیں کرنے دیں گے ملک میں صاف ستھری سیاست کرنے والے ہی رہیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے راجیو کی مدد کا اعتراف اسمبلی میں کیا۔ ان پر غداری کا مقدمہ چلنا چاہئے۔ حکومت کشمیر کاز کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ کراچی کا مسئلہ اس لئے حل نہیں کر رہی کہ دنیا یہ کہہ سکے کہ پاکستان والو! کشمیر کی کس منہ سے بات کرتے ہو۔ پہلے کراچی کو تو سنبھالو۔ خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ حکومت مذاکرات کو ناکام بنانے پر تلی ہے۔ انہوں نے ایم ایس ایف کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہاکہ تحریک چلی تو ایم ایس ایف کے نوجوان صف اول کے سپاہی ہوں گے۔

○ کراچی میں مزید دو افراد کو ہاتھ پاؤں باندھ کر تشدد کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ گاڑی الٹنے سے چھ پولیس والے زخمی ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے دہشت گردوں کے سرغنہ فاروق دادا کو پولیس مقابلے میں ہلاک کرنے والا ڈی ایس پی دل کے دورے سے فوت ہو گیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے بتایا ہے کہ دہشت گردوں کی فہرست بھارت نے حکومت کو دی ہے۔ اب پاکستانی حکومت کشمیری حریت پسندوں کی فہرست بھارت کے حوالے کر سکتی ہے۔ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے۔ بھارت نے یہ فہرست دے کر حکومت کے اس احسان کا بدلہ چکایا ہے۔ جو بے نظیر نے سکھوں کی فہرست بھارت کو دے کر کیا تھا۔ اس سودے بازی کو ایم کیو ایم کی حمایت حاصل ہے۔

○ بھارتی حکام نے ان چار یورپی سیاحوں کی تلاش کے لئے وسیع پیمانے پر آرمی آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں چھ ہفتے قبل الفاران نامی تنظیم نے اغوا کیا تھا۔ ناروے کے ایک سیاح کو اغوا کرنے والے ہلاک بھی کر چکے ہیں۔

○ پاکستان کے وزیر تجارت نے کہاہے کہ آئی ایم ایف قرضہ اپنے پاس رکھے ہمارے تاجر غیر ملکی بینکوں سے خود سرمایہ حاصل کر لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ زرمبادلہ کے ذخائر دو ارب 80 کروڑ ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ مالیاتی فنڈ سے معمولی اختلافات ہیں۔ 30 کروڑ ڈالر کے قرضہ کی تیسری قسط جاری نہ کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں لیکن ایسا ہوتا ہے تو فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہاکہ ہمارے برآمد کنندگان میں بیرونی بینکوں سے قرضہ لینے کی صلاحیت حاصل ہے۔ اس کے لئے کرنسی کی قیمت میں کمی کی بھی ضرورت نہیں۔ رواں مالی سال میں برآمدات کا ٹارگٹ ہر صورت میں پورا کریں گے۔

○ اے این پی کے صدر مسٹر اجمل خٹک نے صدر مملکت سے اڑھائی گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس میں اہم قومی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ صدر کو حالات کی سنگینی کا احساس ہے۔ ایوان صدر میں امید کی کرن نظر آئی ہے۔ خدا کرے ایوان وزیر اعظم میں بھی اس کی روشنی موجود ہو۔ مسٹر اجمل خٹک نے ، سیم سجاد اور نواز شریف سے ملاقات کی۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 25 روپے ۔ 40 گرام 50 روپے ۔ 100 گرام 125 روپے
اکسیر اولاد نرینہ
150 روپے
شاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 04524-212484

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا محمد فرید احمد
وقت 3 تا 7 بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
چونڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634 فیکس 0431-219066

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ ۔ مکان ۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 211379 گھر: 422

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹنا خریدنے کے لئے
قیمت 9000/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- مال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508 / 7355422 - 7235175

بواسیر کی ادویات

		قیمت
☆ بواسیر خونی وبادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	PILES COURSE	55/-
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	ANUS ITCH CURE	20/-
☆ پرانی قبض، پاخانہ سخت اور دقت سے آئے	CONSTIPATION CURE	20/-
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	FISSURE CURE	20/-
☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	FISTULA CURE	20/-
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	HEMORRHAGE CURE	20/-
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	HEMORRHOIDS CURE	20/-
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	PROLAPSUS CURE	20/-
☆ مقعد کی درد، جلن، سوزش، خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	PILES OINTMENT	8/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے 2/- روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیور یٹو انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)